ہفت وار رسالہ: 461
WEEKLY BOOKLET: 461

امیرِ اہلِ سنّت کا تقریباً 34 سال پہلے (1992) کا بیان

فضائلِ اہلِ بیت

(صفحات: 16)

اہلِ بیت سے مراد کون؟ 03
پچیس مرتبہ پیدل حج 08
خشک درخت پر تازہ کھجوریں 05
عقیدت کے اظہار کا بہترین ذریعہ 15

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

فضائلِ اہلِ بیت

دعائے عطّار: یاربِّ مصطفٰے! جو کوئی 16 صفحات کا رسالہ "فضائلِ اہلِ بیت" پڑھ یا سُن لے اُسے فیضانِ اہلِ بیتِ کِرام علیہمُ الرِّضوان سے خوب مالامال فرما اور اُسے ماں باپ اور خاندان سمیت بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خاتمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ اَنس بن مالک رضی اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اِذَا نَسِیْتُمْ شَیْئًا فَصَلُّوْا عَلَیَّ تَذْکُرُوْہُ اِنْ شَآءَ اللّٰہ یعنی جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر دُرود بھیجو اِن شاءَ اللّٰہ یاد آجائے گی۔ (القول البدیع، ص427، حدیث:53)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مُحرّم شریف ایک مُقدّس اور حُرمَت والا مہینا ہے اور اس کی 10 تاریخ کو بہت سے تاریخی واقعات رُونُما ہوئے، بالخصوص سن 61 ہجری میں عاشورا کے دن بہت زیادہ خونی اور افسوس ناک واقعہ ہوا۔ ہمارے یہاں عاشورا کے دن کو یادگار کے طور پر لوگ بہت زیادہ مناتے ہیں اور نَذر و نیاز کے ذریعے اہلِ بیتِ اَطہار کے لیے خُصوصی ایصالِ ثواب کا اِہتمام کرتے ہیں۔ اہلِ بیتِ اَطہار کی شان کو اُجاگر کرنے کے لیے مَساجِد میں مَحافِل کا اِہتمام کیا جاتا ہے۔ اہلِ بیتِ اَطہار کی شان کے کیا کہنے! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت، مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رحمۃُ اللّٰہِ علیہ کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان رحمۃُ اللّٰہِ علیہ نے اہلِ بیت کی شان میں بڑی پیاری مَنقَبَت لکھی ہے، جو مجھے بہت پسند ہے

کیونکہ آپ کے کلام بھی شریعت کے بالکل مطابق ہوتے ہیں، حُصولِ برکت کے لیے اس منقبت کے چند اَشعار پیشِ خدمت ہیں:

باغ جنّت کے ہیں بہرِ مَدح خوانِ اہلِ بیت | تم کو مُژدہ نار کا اے دُشمنانِ اہلِ بیت
ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں | آیۂ تَطْہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلِ بیت
ان کے گھر میں بے اِجازت جبرئیل آتے نہیں | قَدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہلِ بیت
رَزم کا میداں بنا ہے جلوہ گاہِ حُسن و عشق | کربلا میں ہو رہا ہے اِمتحانِ اہلِ بیت
اے شَبابِ فصلِ گُل یہ چل گئی کیسی ہوا | کَٹ رہا ہے لہلہاتا بُوستانِ اہلِ بیت
کس شَقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے! | دن دِھاڑے لُٹ رہا ہے کاروانِ اہلِ بیت
خُشک ہو جا خاک ہو کر خاک میں مِل جا فُرات | خاک تجھ پر دیکھ تو سُوکھی زبانِ اہلِ بیت
تیری قدرت جانور تک آب سے سیراب ہوں | پیاس کی شدت سے تڑپے بے زبانِ اہلِ بیت
فاطمہ کے لاڈلے کا آخری دیدار ہے | حَشْر کا ہنگامہ برپا ہے میانِ اہلِ بیت
وقتِ رخصت کہہ رہا ہے خاک میں ملتا سُہاگ | لو سلامِ آخری اے بیو گانِ اہلِ بیت
بے ادب گستاخ فرقہ کو سنا دے اے حسؔن! | یوں کہا کرتے ہیں سُنّی داستانِ اہلِ بیت

(ذوقِ نعت، ص100-103)

اے عاشقانِ اہلِ بیت! اللہ پاک نے قرآنِ عظیم میں اہلِ بیتِ اَطہار کی تعریف فرمائی اور ان کی شان میں یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾ (پ:22، الاحزاب:33)

ترجَمۂ کنز الایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

حضرت عَمرو بن سُلَیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ تَطْہِیر (یعنی پاکی بیان کرنے والی آیت)

www.dawateislami.net

اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نازل ہوئی اور جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضراتِ حَسَنَینِ کریمَین رضی اللہُ عنہما اور بی بی فاطمۃُ الزّہرا رضی اللہُ عنہا کو بلایا، ان تینوں کو اپنی چادر مبارک میں چُھپالیا اور دعا فرمائی: اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں، ان سے نَجاست کو دُور فرما اور انہیں پاک وصاف کردے۔ اس وقت مَولا مشکل کُشا عَلیُّ الْمُرتَضٰی رضی اللہُ عنہ رحمتِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پُشتِ اَطہر کے پیچھے تھے۔(ترمذی،5/141،حدیث:3216ملتقطاً)

اہلِ بیت سے مراد کون؟

اہلِ بیت سے مراد کون ہیں؟ اس حوالے سے حضرتِ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد اُمَّہاتُ الْمُؤمنین، بی بی فاطمہ، مَولا علی اور حَسَنَینِ کریمین رِضوانُ اللہِ علیہم اجمعین ہیں۔ (تفسیرخزائن العرفان،پ22،الاحزاب، تحت الآیۃ:33،ص780)

”آیۂ تَطْہیر“ کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے مولانا حَسَن رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں ۔۔۔ آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلِ بیت

اَفضلِیَّت میں ترتیب

اے عاشقانِ اہلِ بیت! جن کی شان یہ ہو کہ ان کے گھر میں حضرتِ جبریل علیہ السّلام بھی بے اجازت نہیں جاتے، ان کے ساتھ لوگوں نے کیسا سُلوک کیا! دنیا کی محبّت، دنیا پَرَستی اور اپنے اِقْتِدار کو بچانے کی خاطر ان پر مَظالِم کے پہاڑ توڑے گئے۔

حَسَنَینِ کریمین رضی اللہُ عنہما کا مَرتَبہ بہت بلند ہے مگر ہم اہلِ سُنّت کے نزدیک رُتبے کے

www.dawateislami.net

لحاظ سے ترتیب کچھ اس طرح ہے:

حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تمام صحابۂ کرام اعلٰی و اَدْنٰی (اور ان میں ادنٰی کوئی نہیں) سب جنّتی ہیں، بعدِ انبیا و مُرسَلین، تمام مخلو قاتِ الٰہی اِنس و جنّ و مَلک (یعنی انسانوں، جنوں اور فرشتوں) سے افضل صدّیقِ اکبر ہیں، پھر عمر فاروقِ اعظم، پھر عثمانِ غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہُ عنہم، جو شخص مولیٰ علی رضی اللہُ عنہ کو (حضرتِ صِدّیق یا فاروق رضی اللہُ عنہما سے افضل بتائے، گمراہ بدمذہب ہے۔ خلفائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرۂ مُبَشَّرہ و حضرات حسنین و اصحابِ بدر و اصحابِ بیعۃ الرضوان کے لیے افضلیت ہے۔ (بہارِ شریعت، 1 / 241، 249، 254، حصہ 1:)

شانِ حَسَنَینِ کریمین

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جو بندہ (اللہ پاک کا) جتنا محبوب ہوتا ہے اُس کا امتحان بھی اُتنا کڑا ہوتا ہے نیز جتنے درجات بڑھتے چلے جاتے ہیں امتحان بھی اُتنا سخت ہوتا چلا جاتا ہے، اسے یوں سمجھیے! پہلی، دوسری، تیسری، چوتھی اور پانچویں کلاس کا امتحان اتنا سخت نہیں ہوتا لیکن میٹرک اور اس کے بعد والی کلاسز کا امتحان زیادہ سخت ہوتا ہے تو یوں جتنی کلاس اوپر ہوتی چلی جاتی ہے امتحان اتنا سخت اور مشکل ہوتا چلا جاتا ہے اور پھر مشکل امتحان کے بعد جو سَنَد ملتی ہے اس کی اہمیّت بھی اتنی زیادہ ہوتی ہے۔ حضراتِ حَسَنَینِ کریمین رضی اللہُ عنہما کا امتحان بھی بڑا سخت تھا اور وہ اپنے امتحان میں کامیاب رہے۔ اللہ پاک نے حضراتِ حسنینِ کریمین رضی اللہُ عنہما کو بڑی شانیں عطا فرمائیں، ان کی شان میں بہت سی روایات اور اِیمان افروز واقعات ہیں، حُصولِ برکت کے لیے ان میں سے چند پیشِ خدمت ہیں:

www.dawateislami.net

رونے کی آواز سن کر تشریف لے آئے

بچپن میں ایک روز سَیِّدُ الشُّہدَا امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کے رونے کی آواز رَحمتِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک کانوں میں پہنچی تو آپ سَیِّدَہ فاطمۃُ الزّہرا رضی اللہُ عنہا کے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا: بیٹی! اسے مت رُلایا کرو کیونکہ اس کے رونے سے مجھے دِلی صدمہ ہوتا ہے۔ (معجم کبیر، 3/116، حدیث: 2847 ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضراتِ حَسَنَینِ کریمین رضی اللہُ عنہما بارگاہِ الٰہی میں بہت زیادہ مقبول تھے اور اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی ان سے بے حد مَحبّت فرماتے تھے، دونوں حضرات کی زندگی اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت ہی میں گزری، لہٰذا جو مسلمان عقائد کی درستی کے ساتھ ساتھ ان دونوں شہزادوں سے حقیقی مَعنوں میں مَحبّت کرے گا اِن شاءَ اللہ اس کے بھی وارے نیارے ہو جائیں گے۔

خُشک درخت پر تازہ کھجوریں

اے عاشقانِ اہلِ بیت! حضراتِ حَسَنَینِ کریمین رضی اللہُ عنہما پرہیزگاری اور سخاوت میں بھی اپنی مثال آپ تھے، اس کے ساتھ ساتھ یہ حضرات صاحِبِ کرامت بھی تھے چنانچہ ایک مرتبہ حضرتِ امامِ حَسَن رضی اللہُ عنہ سفر کے دوران کھجوروں کے ایک ایسے باغ سے گزرے جس کے تمام درخت خشک ہوچکے تھے، حضرتِ عبدُ اللہ بن زُبیر رضی اللہُ عنہما بھی اس سفر میں آپ کے ساتھ تھے، حضرتِ امامِ حسن رضی اللہُ عنہ نے اس باغ میں پڑاؤ ڈالا (یعنی قِیام کیا)، خُدّام نے ایک سُوکھے درخت کے نیچے آرام کے لئے بچھونا بچھادیا،

حضرتِ عبدُ اللہ بن زُبیر رضی اللہ عنہما نے عرض کی: اے نواسۂ رسول! کاش! اس سوکھے درخت پر تازہ کھجوریں ہوتیں تو ہم سَیر ہوکر کھاتے۔ یہ سُن کر حضرتِ امامِ حسن مُجتبیٰ رضی اللہُ عنہ نے آہستہ آواز میں کوئی دُعا پڑھی جس کی برکت سے چند لمحوں میں وہ سُوکھا درخت سَرسَبز و شاداب ہوگیا اور اس میں تازہ پکی ہوئی کھجوریں آگئیں۔ یہ مَنظر دیکھ کر ایک شُتربان (یعنی اونٹ ہانکنے والا) کہنے لگا: یہ سب جادو کا کرشمہ ہے، حضرتِ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسے ڈانٹا اور فرمایا: توبہ کر، یہ جادو نہیں بلکہ شہزادۂ رسول کی دُعائے مقبول ہے۔ (شواہد النبوۃ، ص227 ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اتنی عَظِیمُ الشّان ہستی ہونے کے باوُجود حضرتِ امامِ حسن رضی اللہُ عنہ خوفِ خدا سے لَرزاں وتَرساں رہا کرتے تھے، چنانچہ

حضرتِ امامِ حسن رضی اللہُ عنہ کی گِریہ وزاری

حضرتِ حَسَن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک رات میں خانۂ کعبہ میں عبادت کر رہا تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جو کمبل میں اپنا منہ چھپائے ہوئے کعبۃُ اللہ شریف کے دروازے پر اس طرح رو رو کر دُعا مانگ رہا تھا کہ جس طرح کوئی بہت بڑا گناہ گار یا جس شخص سے کوئی بہت بڑا گناہ سَرزَد ہوجاتا ہے تو وہ ہَیبت سے رو رو کر توبہ کر رہا ہوتا ہے۔ بہر حال وہ شخص ساری رات چہرے پر کمبل لپیٹے روتا رہا۔ میں نے سمجھا کہ اس بے چارے سے کوئی بڑا جرم سَرزَد ہوا ہے اور مجھے اس پر بڑا تَرس آیا۔ جب وہ جانے لگا تو مجھ سے رَہا نہ گیا اور میں نے اُسے پکار کر کہا: اے بھائی! ذرا اَپنا چہرہ دِکھا دو اور اپنا نام بھی بتا دو تاکہ میں تمہارے لیے دعائے مغفرت کروں۔ میری بات سن کر وہ شخص ٹھہر گیا، اس نے اپنے

www.dawateislami.net

چہرے سے چادر ہٹائی اور اِرشاد فرمایا: میرا نام حسن ہے۔ چونکہ حضرتِ حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ امامِ حسن رضی اللہُ عنہ کو پہچانتے تھے، جیسے ہی چہرہ دیکھا تو ایک دم چونک پڑے کہ یہ تو سَیِّدُ الْاَسْخِیا، راکِبِ دوشِ مصطفٰے، نواسۂ احمدِ مجتبیٰ امامِ حسن رضی اللہُ عنہ ہیں۔ حضرتِ حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نادِم ہوکر دوڑا اور ان کے قدموں میں گِر کر عرض گُزار ہُوا: حضور! آپ اتنے اونچے گھرانے سے تعلّق رکھتے ہیں اور آپ کی شانِ تقویٰ اور شانِ عبادت کے کیا کہنے! اس کے باوُجود آپ اس قَدر گِریہ وزاری کرتے ہیں! یہ سُن کر حضرتِ امامِ حَسن مُجتبیٰ رضی اللہُ عنہ پر ایک بار پھر رِقّت طاری ہوئی اور روتے ہوئے فرمانے لگے: اے حسن بصری! یہ وہ بارگاہ ہے کہ جہاں بڑے بڑے لوگ اپنا قدم رکھتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ میرے نانا جان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میری امی جان سے کچھ اس طرح اِرشاد فرماتے تھے: اے فاطمہ! یہ مت سمجھنا کہ تُو میری بیٹی ہے بلکہ عمل کر، عمل کر، عمل کر۔ اے حسن بصری! خوب سمجھ لو کہ جب سَیِّدَۃُ النِّساء، نورِ چَشمِ مصطفٰے، سَیِّدہ فاطمۃُ الزّہرا کو عمل کی حاجت ہے تو پھر میں کیا ہَستی رکھتا ہوں؟ حضرتِ حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھ پر حضرتِ امامِ حسن رضی اللہُ عنہ کی رِقّت اَنگیز گفتگو کا بہت اَثر ہوا، میری چیخ نکل گئی اور میں بے ہوش ہوکر گر گیا، جب ہوش آیا تو حضرتِ اِمامِ حسن رضی اللہُ عنہ واپس تشریف لے جاچکے تھے۔ (اوراق غم، ص298 ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سیّدہ فاطمۃُ الزّہرا رضی اللہُ عنہا کو یہ فرمانا کہ ”عمل کرو“ دراصل عمل کی تاکید اور ترغیب ہے ورنہ ایک روایت میں ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اہلِ کبائر (یعنی کبیرہ گناہ کرنے والوں) کی شفاعت فرمائیں گے۔ (ترمذی، 4/198، حدیث: 2444 ماخوذاً) جب کبیرہ گناہ کرنے والوں کی شفاعت فرمائیں گے تو پھر

اپنے اہلِ بیت کو کیسے چھوڑیں گے؟ اہلِ بیتِ اَطہار کی شان تو یہ ہے کہ ہم جیسے گناہ گار اُن کے دامن میں پناہ لیں گے۔ یاد رکھیے! جس کی جتنی زیادہ شان ہوتی ہے وہ عمل بھی اتنا زیادہ کرتا ہے۔ بہرحال اُمّت کے لیے تاکید ہے کہ وہ کسی صورت نیک اعمال سے غفلت نہ کرے۔

پچیس مرتبہ پیدل حج

حضرتِ امامِ حسن مُجتبیٰ اور حضرتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہما نے 25 بار پیدل حج کیے۔

(مستدرک،4/160،حدیث:4841۔ معجم کبیر،3/115،حدیث:2844)

سُواریوں کے ہوتے ہوئے پیدل کیوں؟

حضرتِ امامِ حسن مُجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے کسی نے عرض کی: سواریوں کے ہوتے ہوئے آپ پیدل کیوں جاتے ہیں؟ تو آپ نے اِرشاد فرمایا: مجھے شرم آتی ہے کہ میں اپنے مالک و مولا کی بارگاہ کی طرف سُوار ہو کر جاؤں۔ (معرفۃ الصحابۃ،2/7،حدیث:1769 ملتقطاً)

غلام کو آزاد کردیا

ایک بار حضرتِ امامِ حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے خادم کو کھانا لانے کا حکم دیا، جب وہ کھانا لے کر آپ کے قریب پہنچا تو اِتّفاق سے اُسے ٹھوکر لگی جس کے باعث وہ کھانا حضرتِ امامِ حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ پر جاگرا اور آپ کے کپڑے اس سے آلودہ ہوگئے۔ چونکہ وہ خادم قرآنِ پاک کو جاننے والا تھا اس لیے اس کی زبان پر یہ آیتِ مبارکہ جاری ہو گئی: ﴿وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ﴾ (پ 4، اٰلِ عمران:134) ترجَمۂ کنزُ الایمان: "اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے۔" یعنی مومن کی شان یہ ہے کہ وہ

www.dawateislami.net

دَرگزر کرنے والا ہوتا ہے نہ کہ موقع کی تاک میں رہنے والا کہ جیسے ہی موقع ملے فوراً بدلہ لے لے جیسا کہ ہم لوگوں کا طریقہ ہے کہ اگر ہمیں کسی نے چار آدمیوں کے سامنے ڈانٹ دیا ہو تو ہم اُسے ہزار آدمیوں کے سامنے ذلیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ ہمارے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم اپنے نفس کی خاطر کسی سے بدلہ نہیں لیتے تھے۔ بہرحال جب خادم نے اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت کی تو اسی وقت حضرتِ امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی زبانِ مبارک پر جاری ہوا: قَدْ عَفَوْتُ عَنْكَ یعنی میں نے تجھے معاف کیا۔ خادم نے یہ سنتے ہی آیتِ مبارکہ کا آخری حصہ تلاوت کیا: ﴿وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾﴾ (پ 4، اٰلِ عمران: 134)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: "اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔" اس پر حضرتِ امامِ حسن رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: اَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ یعنی تُو اللہ کے لیے آزاد ہے۔

(تفسیر روح البیان، پ4، اٰلِ عمران، تحت الآیۃ: 134، 2/95 ملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کپڑے خراب ہو جانے کے باوُجود حضرتِ امامِ حسن رضی اللہُ عنہ اپنے خادم سے کس طرح حُسنِ اَخلاق سے پیش آئے۔ غور کیجئے! اگر ہمیں اپنے کسی نوکر یا ملازم کی ٹھوکر لگ جائے تو ہمارے منہ سے فوراً اس طرح کے جملے نکلتے ہیں: "اندھے ہو گیا؟ دیکھ کر نہیں چل سکتے؟ آخر اتنی جلدی کیا تھی؟ تم نے میرے کپڑوں کا سَتیاناس کر دیا وغیرہ وغیرہ۔" بعض سیٹھ ایسے موقع پر دو چار گالیاں بھی نکال دیتے ہیں اور یوں ملازم گناہ گار ہو یا نہ ہو البتّہ سیٹھ ضرور گناہ گار ہو جاتا ہے۔ دیکھیے! ہمارے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کیسے بااخلاق ہوا کرتے تھے کہ حضرتِ اِمامِ حسن رضی اللہُ عنہ نے اپنے خادم کو اس کے جرم کی کتنی پیاری سزا دی کہ اسے آزاد کر دیا۔ اللہ پاک ہمیں

اِن نفوسِ قُدسِیَّہ کے فُیوض و برکات سے مالا مال فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

اے عاشقانِ اہلِ بیت! حضرتِ امامِ حسن اور حضرتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہما دونوں شہزادے بہت زیادہ عظمت والے تھے اور ان کے امتحانات بھی اتنے ہی زیادہ سخت ہوئے، چنانچہ

زہر دے کر شہید کیا گیا

حضرتِ امامِ حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کو زہر دے کر شہید کیا گیا، ان کے صَبر و ضَبط کا یہ عالَم تھا کہ انہوں نے آخِر دم تک زہر دینے والے کا نام نہیں بتایا۔ کیونکہ گواہی ضروری ہے اور اگر گواہ پیش نہ کیا جائے تو فَردِ جُرم عائد نہیں ہوتی، اس لئے کسی پر زہر دینے کا الزام نہیں لگایا جاسکتا بہر حال آپ رضی اللہ عنہ نے زہر دینے والے کا نام نہیں بتایا کہ کہیں ایسا نہ ہو میں اپنے قِیاس سے کسی کا نام بتادوں اور اس نے زہر نہ دیا ہو تو اس کو بلاوجہ سزا مل جائے، اور آخر کار آپ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔

شہادتِ علی اصغر رضی اللہ عنہ

دیگر شہدائے کربلا کے ساتھ میدانِ کربلا میں ننھے علی اصغر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، جن کی عمر اس وقت چھ ماہ تھی اور پیاس کی وجہ سے اُن کی زبان سوکھ کر کانٹا ہو گئی تھی، لیکن یزیدی لشکر پر شَقاوَت غالب آئی اور اُن میں سے ایک ظالم اور بے رحم حرملہ بن کاہل نامی شخص نے تیر چلایا جو ننھے علی اَصغر کے حلق میں جالگا! انہوں نے ایک جُھرجُھری لی اور تڑپ کر ٹھنڈے ہو گئے۔ (اوراق غم، ص487)

www.dawateislami.net

دیکھا جو یہ نظارا، کانپا ہے عرش سارا　اصغر کے جب گلے پر ظالم نے تیر مارا
اے زمینِ کربلا یہ تو بتا کیا ہو گیا　ننھا علی اصغر تیری گودی میں کیسے سو گیا

آہ! کتنا عجیب و غریب نظارا تھا کہ چھ ماہ کے بچے کو بھی نہیں چھوڑا گیا! امامِ عالی مقام، امامِ حسین رضی اللہ عنہ کو اس کا کس قدر صدمہ ہوا ہو گا! مزید یہ کہ امامِ عالی مقام رضی اللہ عنہ نے اپنے نوجوان بیٹے، ہم شکلِ مصطفےٰ حضرتِ علی اکبر رضی اللہ عنہ، اپنے بھتیجے حضرتِ قاسم بن حسن رضی اللہ عنہما اور اپنے دو بھانجوں حضرتِ محمد اور حضرتِ عَون رضی اللہ عنہما کو اپنے سامنے شہید ہوتے دیکھا بلکہ سارے خاندان کو اپنے سامنے کَٹتے دیکھا۔

شہادتِ امامِ عالی مَقام رضی اللہ عنہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اتنے صدموں کے ساتھ ساتھ اگر بھوک پیاس بھی ہو تو آدمی بالکل ٹوٹ جاتا ہے لیکن اس کے باوُجود اِمامِ عالی مَقام، امامِ حسین رضی اللہ عنہ کے پائے اِستِقلال میں ذرّہ برابر لَغزِش نہ آئی اور آپ اپنی تلوارِ ذُوالفِقار لے کر میدانِ کارزار میں تشریف لے گئے اور دشمنوں پر ٹوٹ پڑے، دُشمنوں نے گھیر اتنگ کیا، بِالآخر سَیِّدُ الشُّہَدا، راکِبِ دوشِ مصطفےٰ، جگر گوشۂ فاطمہ، نورِ چَشمِ مصطفےٰ، حضرتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ 10 مُحرّم شریف کو جمعہ کے دن نمازِ ظہر سے پہلے تین دن بھوکے پیاسے رہ کر، اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے خاندان کے نو شِگُفتہ پھولوں کو خاک و خون میں لِتھڑا دیکھ کر اور ان کی شَہادَتوں کے صدمے سہہ کر زخمی حالت میں زمین پر تشریف لے آئے۔ شِمرُ ذِی الْجَوشَن آپ کے سینۂ مبارک پر چڑھ گیا، قریب تھا کہ وہ آپ کا سرِ اَقدس تَنِ اَنور سے جدا کر دیتا لیکن آپ نے اس سے فرمایا: مجھے اپنے مَعْبُود کی بارگاہ میں آخری سجدہ کر لینے دو۔

www.dawateislami.net

وہ مبارک سینے سے اُتر گیا اور آپ سجدے میں چلے گئے، سجدے ہی کی حالت میں شِمرُ ذِی الجُوشَن نے آپ کا سرِ اَقدس تَن سے جدا کر دیا۔

(الکامل فی التاریخ، 3/430،432ملتقطاً)

شمشیر بکف قاتل ہو کھڑا اور کوئی رہے سجدے میں پڑا
کہتی تھی زمینِ کرب و بلا اس شان کا سجدہ کھیل نہیں

اے سَیِّدُ الشہدا، امامِ حسین رضی اللہ عنہ کو ماننے والو! ان کی نیاز کھانے اور کھلانے والو! تم جن کی نیاز حُصولِ برکت کے لیے شوق سے کھاتے ہو انہوں نے سجدے کی حالت میں سَر کٹوایا تھا لہٰذا صرف نیازی نہ بنو نمازی بھی بنو۔ یاد رہے! بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کے ایصالِ ثواب کے لیے جو کھانا پکایا جاتا ہے اُسے احتراماً نیاز کہا جاتا ہے اور ایسا کہنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں بلکہ بالکل جائز ہے۔ نیاز کا کھانا اللہ پاک ہی کے نام کا ہوتا ہے لیکن اگر وہ بزرگوں کے ایصالِ ثواب کے لیے ہو تو اسے "نیاز" اور عام لوگوں کے ایصالِ ثواب کے لیے ہو تو "فاتحہ" کہہ دیا جاتا ہے۔ ہم سَیِّدُ الشُّہدا کی نیاز کا کھچڑا شوق سے کھاتے، شربت اور ٹھنڈا پانی پیتے مگر نمازیں قضا کرتے ہیں جبکہ امامِ عالی مقام، امامِ حسین رضی اللہ عنہ تین دن بھوکے پیاسے رہ کر شہید ہوئے لیکن میدانِ کربلا میں باقاعدہ نمازیں ادا کرتے رہے۔ اگرچہ امامِ عالی مقام رضی اللہ عنہ حالتِ امتحان میں تھے مگر پھر بھی آخری وقت انہوں نے دنیا کو درس دیا کہ مجھے یزید نے جھکانے کی بہت کوشش کی لیکن میں نے اپنے گھرانے کے بچوں کو قربان کر دیا اور اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہا دیا مگر یزید کے آگے نہیں جھکا بلکہ اپنے رب کی بارگاہ میں جھکا ہوں۔

اے عاشقانِ اہلِ بیت! پتا چلا مومن اللہ پاک کے سِوا کسی کے آگے نہیں جھکتا، خواہ

www.dawateislami.net

کوئی کتنے ہی ظُلم و سِتَم کے پہاڑ توڑے، مومنِ کامل اپنے آپ کو سنبھالنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ بہرحال یہ امامِ عالی مقام، حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کا ہی حصہ تھا اور اللہ پاک کی دَین تھی کہ وہ امتحان میں پوری طرح کامیاب ہوئے۔ مَعاذَ اللہ! اگر امامِ حسین رضی اللہُ عنہ یزید کی بیعت کرلیتے اور اس کے آگے جُھک جاتے تو آنے والی اُمّت کے لیے ظالم کے سامنے جھک جانا دلیل بن جاتا لیکن وہ نہ جُھکے اور انہوں نے کلمۂ حق کی سَربلندی جاری رکھی یہاں تک کہ شہید ہوکر ہمیشہ کی زندگی پاگئے۔ بالآخر ایک وقت وہ بھی آیا کہ یزید اور اس کا لشکر تَہس نَہس ہوکر تباہ و برباد ہوگیا اور آج اس سے ہمدردی کرنے کے لیے کوئی بھی تیار نہیں لیکن اَلحمدُ لِلّٰہ! امامِ عالی مقام، امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کی عقیدت کی شمع آج بھی کروڑوں دلوں میں روشن ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امامِ عالی مقام امامِ حسین رضی اللہُ عنہ نے دین کے لیے قربانی دی اور انہوں نے اپنا تَن مَن دَھن بلکہ سارا گھر راہِ خدا میں قربان کردیا جبکہ ہم ان کی قربانیوں کی داستانیں سنتے، جوش میں آکر نعرے لگاتے اور پھر دین کا کام کرنے کے بجائے مُطمئن ہوکر بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ اللہ پاک کا کرم ہے کہ دینِ اسلام ہم تک صحیح معنوں میں پہنچا لیکن اب آہستہ آہستہ دین سے دُوری ہوتی چلی جارہی ہے، اگر ہماری یہی حالت رہی تو ہماری نَسلوں کا کیا ہوگا؟ کئی مَمالِک ایسے ہیں جو پہلے اسلام کے مَراکِز تھے لیکن جب مسلمانوں نے غفلت بَرتی، "دنیا" کو زندگی کا مقصد بنایا اور صرف دُنیَوی علم حاصل کیا تو دین سے دُوری کے سبب وہاں موجود مَساجِد پر تالے پڑ گئے۔ آج ہماری حالت بھی کچھ ایسی ہی ہے، ہم بھی صرف دنیا کا علم حاصل کررہے ہیں، ہمیں چھ کلمے بلکہ ایمانِ مُفَصَّل

www.dawateislami.net

اور اِیمانِ مُجمَل بھی یاد نہیں، نماز پڑھتے ہیں مگر نماز کے فَرائض معلوم نہیں ہوتے، وضو کرتے ہیں لیکن وضو کے فرائض کا پتا نہیں ہوتا، یہی حال دیگر معاملات کا بھی ہے۔ اولاد کی صحیح مَعنوں میں تربیت نہ کرنے کی وجہ سے صورتِ حال یہ ہے کہ جس باپ نے پیٹ کاٹ کر پالا تھا بیٹا اس کا جنازہ نہیں پڑھا سکتا کیونکہ وہ ماڈرن ہوتا ہے، اسے درست طریقے سے نماز پڑھنا نہیں آتی، اس نے کبھی بھول کر بھی اس طرف غور نہیں کیا ہوتا کہ مجھے جنازے کی دعا بھی یاد کرنی چاہیے اور اسے یہ بھی پتا نہیں ہوتا کہ نمازِ جنازہ میں کتنی تکبیریں کہی جاتی ہیں؟ بہت سے لوگ جب نمازِ جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو بے چارے کَن اَنکھیوں سے ایک دوسرے کو دیکھ کر نماز پوری کرتے ہیں اور بعض بے چارے تکبیرات کے وقت نمازِ عید کی طرح کانوں تک ہاتھ اُٹھاتے ہیں تو یوں بس نمازِ جنازہ میں رَسمی طور پر شریک ہوتے ہیں۔ غُسلِ میّت کی بھی کچھ ایسی ہی صورتِ حال ہے کہ گھر میں باپ کی لاش رکھی ہوتی ہے لیکن بیٹا غسل نہیں دے سکتا کیونکہ اس نے کبھی سیکھا نہیں ہوتا کہ میّت کو کیسے غسل دیا جاتا ہے؟ باپ نے بھی زندگی بھر کبھی بیٹے کو غسلِ میّت سیکھنے کی ترغیب نہیں دلائی ہوتی اور پھر بے چارے کو مرنے کے بعد اس کا خَمیازَہ بُھگتنا پڑتا ہے۔ دیکھیے! اگر بیٹا باپ کو غسل دے گا تو اس میں رِقَّت ہوگی، سوز ہوگا، دَرد ہوگا اور اس کی خواہش ہوگی کہ میں اپنے والد کو زیادہ سے زیادہ سُنّتوں کا خیال رکھتے ہوئے غسل دوں لہٰذا اس مقصد کے لیے وہ کتابوں سے غسل کا طریقہ دیکھ کر اس کے مطابق غسل دے گا جبکہ اس کے بَرعَکس کوئی دوسرا آدمی سُنّتوں کا اتنا لحاظ نہیں کرے گا؟ یونہی اگر بیٹا باپ کی نمازِ جنازہ پڑھائے گا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بھی چھلک رہے

www.dawateislami.net

ہوں گے اور اس پر رِقّت وسوز کی کَیْفِیَّت بھی طاری ہو گی جبکہ کوئی دوسرا اس طرح رِقّت وسوز کے ساتھ جنازہ نہیں پڑھائے گا۔

عقیدت کے اظہار کا بہترین ذریعہ

اے عاشقانِ اہلِ بیت! امامِ عالی مَقام، امامِ حسین رضی اللہُ عنہ نے اس لیے قربانی دی کہ وہ اسلام کو باقی رکھنا اور اسلام کے شَجَر کو ہَرا اَبھرا دیکھنا چاہتے تھے لیکن افسوس! ہم اپنے ہاتھوں سب کچھ پامال کرتے چلے جارہے ہیں۔

جہاں ہماری ساری تعلیم، سارا کاروبار اور سارے عُلوم و فُنون دنیا کے لیے ہیں وہاں اے کاش! ہم اپنا تھوڑا سا وقت اس اسلام کی خاطر بھی نکالیں جسے بچانے کے لیے امامِ عالی مَقام، امامِ حسین رضی اللہُ عنہ نے "سَیِّدُ الشُّہَدا" کا لقب پایا اور اپنے خون سے اس کی آبیاری کی۔

اے کاش! ہم بھی اپنے بچوں کو، اپنے گھر بار اور کاروبار کو چھوڑنا سیکھیں اور امامِ عالی مَقام کے نَقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہم بھی دین کیلئے سفر اختیار کریں، امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کے ایصالِ ثواب کیلئے اللہ کی راہ میں نکلنا ہے، سُنّتوں کے راستے پہ چلنا ہے، خود بھی سُنّتیں سیکھنی ہیں اور دوسروں کو بھی سکھانی ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو امامِ عالی مَقام کے نَقشِ قدم پر چل کر اسلام کیلئے قربانیاں پیش کرنے کا جذبہ مَرحَمت فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

www.dawateislami.net

فہرست

صفحہ	عنوان
01	دُرُودِ پاک کی فضیلت
03	اہلِ بیت سے مراد کون؟
03	افضلیت میں ترتیب
04	شانِ حسنینِ کریمین
05	رونے کی آواز سن کر تشریف لے آئے
05	خشک درخت پر تازہ کھجوریں
06	حضرتِ امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی گریہ وزاری
08	پچیس مرتبہ پیدل حج
08	سُواریوں کے ہوتے ہوئے پیدل کیوں؟
08	غلام کو آزاد کر دیا
10	زہر دے کر شہید کیا گیا
10	شہادتِ علی اصغر رضی اللہ عنہ
11	شہادتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ عنہ
15	عقیدت کے اظہار کا بہترین ذریعہ

اگلے ہفتے کا رسالہ

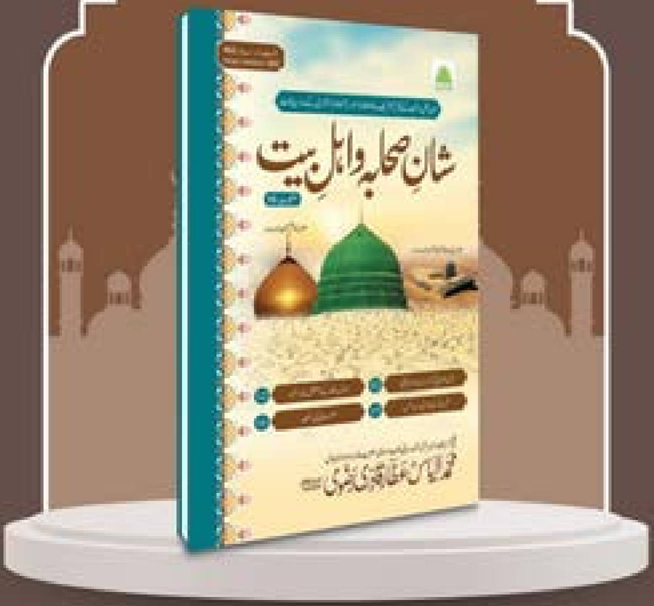

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 · 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net